

کرسی پر نماز پڑھنا کب جائز ہے اور کب نہیں؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ میری والدہ کے گھٹنوں میں کافی عرصے سے شدید درد ہے، جس کی وجہ سے انہوں نے فتویٰ لیا تھا، تو انہیں سنتیں، نوافل پیٹھ کر (زمین پر سجدہ حقیقی کے ساتھ) پڑھنے کی اجازت ملی تھی، اب دو ماہ پہلے گھٹنے میں بہت شدید بل پڑ گیا، تو ڈاکٹر نے کہا ہے کہ گھٹنوں میں گپ ہے، اس لیے آپ کرسی پر پیٹھ کر نماز پڑھیں۔ اب تکلیف بہت زیادہ ہے اور فرائض بھی کھڑے ہو کر پڑھنا مشکل ہے اور جو سنتیں وغیرہ زمین پر پیٹھ کر ادا کرتی تھیں وہ بھی چار رکعت سے زیادہ نہیں پڑھی جاتیں، تکلیف بڑھ جاتی ہے، تو کیا اب انہیں کرسی پر اشارے سے نماز پڑھنے کی اجازت ہوگی؟ اور اگر کوشش کر کے فرائض وغیرہ زمین پر پیٹھ کر سجدے کے ساتھ پڑھ لیں تو سنتیں، اشارے سے پڑھ سکتی ہیں؟ اور کیا رمضان المبارک میں تراویح بھی اشارے سے پڑھنے کی رخصت ہے؟ نیز اگر قضا نمازیں پڑھیں، تو ان کا کیا حکم ہوگا؟ مختصر یہ کہ والدہ کی کوئی ایک مخصوص کیفیت نہیں ہے، بلکہ کبھی کچھ قیام کر لیتی ہیں، تو کبھی مشکل ہو جاتی ہے اور کسی وقت زمین پر سجدہ کر لیتی ہیں اور کبھی زمین پر سجدہ بھی نہیں ہوتا، بلکہ اشارے سے نماز پڑھ سکتی ہیں۔

جواب

بیان کردہ تفصیلات کے مطابق چونکہ آپ کی والدہ کی ایک مخصوص حالت نہیں، لہذا ان کے لیے مختلف احوال میں مختلف احکام ہوں گے، جو بالتفصیل بیان کیے جا رہے ہیں:

اگر آپ کی والدہ زمین یا زمین پر رکھی ہوئی ایسی سخت چیز جس کی اونچائی بارہ انگل (9 انچ) سے زیادہ نہ ہو، اس پر بھی سجدہ نہ کر سکتی ہوں یا سجدہ تو کر سکتی ہوں، لیکن اس طرح سجدہ کرنے سے ناقابل برداشت تکلیف ہوگی یا مرض بڑھ جائے گا یا دیر سے اچھا ہوگا، تو اس صورت میں وہ فرائض و واجبات، سنن و نوافل اور ادا و قضا ہر طرح کی نماز کرسی پر پیٹھ کر اشارے سے ادا کر سکتی ہیں۔ اور اگر وہ زمین پر یا زمین پر رکھی ہوئی ایسی سخت چیز جس کی اونچائی بارہ انگل سے زیادہ نہ ہو، اس پر سجدہ کر سکتی ہوں، تو اس کی دو صورتیں ہوں گی:

(1) جن نمازوں میں قیام فرض ہے (یعنی فرض، واجب اور سنت فجر) ان میں جتنی دیر قیام کر سکتی ہوں، اتنا قیام کریں، اگر خود کھڑی نہ ہو سکتی ہوں، عصا یا دیوار وغیرہ کے سہارے کھڑی ہو سکتی ہوں، تو جتنی دیر اس طرح کھڑا ہونا ممکن ہو، اتنی دیر قیام فرض ہوگا، حتیٰ کہ تکبیر تحریمہ ہی کھڑے ہو کر کہنے کی قدرت ہو، تو اتنا ہی قیام فرض ہوگا، پھر جب قیام پر قدرت ختم ہو جائے، تو کرسی پر پیٹھ کر نماز جاری

رکھیں اور سجدہ زمین پر کریں اور جب زمین پر سجدہ کی بھی قدرت نہ رہے یا اس سے تکلیف یا مرض بڑھ جانے یا دیر سے اچھا ہونے کا صحیح اندیشہ ہو، تو کرسی یا زمین پر جیسے آسانی ہو، بیٹھ کر اشارے سے بھی پڑھ سکتی ہیں۔

(2) اور جن نمازوں میں قیام فرض نہیں (یعنی سنت فجر کے علاوہ تراویح یا دیگر سنن و نوافل) ان میں ابتداء ہی کرسی یا زمین پر جیسے آسانی ہو، بیٹھ کر نماز پڑھ سکتی ہیں، لیکن جب تک زمین پر سجدہ کرنے کی قدرت ہو، زمین پر ہی سجدہ کرنا ہوگا اور جب زمین پر سجدہ کرنے کی بھی قدرت نہ رہے یا اس سے تکلیف یا مرض بڑھ جانے کا صحیح اندیشہ ہو، تو رکوع و سجود کے لیے اشارہ بھی کر سکتی ہیں۔

یاد رہے! اشارے سے سجدہ کرنے کی تمام صورتوں میں جب سجدے کا اشارہ کریں، تو سجدے میں رکوع کی بنسبت سر زیادہ جھکائیں، اگر سجدے کے لیے رکوع سے زیادہ سر نہ جھکایا، تو نماز نہیں ہوگی۔

حقیقی سجدے پر قدرت ہو، تو بقدر قدرت قیام فرض ہے اور جب سجدے پر قدرت ہی نہ ہو تو اشارے سے بھی نماز پڑھ سکتے ہیں، چنانچہ صحیح بخاری، سنن ابی داؤد، سنن ابن ماجہ، مسند احمد، سنن الکبریٰ للبیہقی وغیرہ کتب احادیث میں ہے، واللفظ للاول: ”عن عمران بن حصین رضی اللہ عنہ قال: کانت بی بواسیر، فسألت النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن الصلاة، فقال: صل قائماً، فإن لم تستطع فقاعدا، فإن لم تستطع فعلى جنب“ ترجمہ: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ مجھے بواسیر کا مرض تھا، تو میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے (اس مرض میں) نماز پڑھنے کے متعلق سوال کیا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کھڑے ہو کر نماز پڑھو، اگر تمہیں اس کی طاقت نہ ہو، تو بیٹھ کر پڑھو اور اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو، تو کروٹ کے بل لیٹ کر پڑھو۔ (صحیح البخاری، أبواب تقصیر الصلاة، جلد 1، صفحہ 376، مطبوعہ دمشق)

مذکورہ حدیث پاک کے تحت علامہ بدر الدین عینی حقیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سال وفات: 855ھ/1451ء) لکھتے ہیں: ”وبهذا الحديث استدلال أصحابنا أن المريض إذا عجز عن القيام صلى قاعداً يركع ويسجد، فإن لم يستطع الركوع والسجود أو إيماء قاعداً، وجعل سجوده أخفض من ركوعه... وأما كيفية القعود فيما إذا صلى قاعداً فبحسب طاقته وتمكنه. اختلف أصحابنا في حد المرض الذي يبيح الصلاة قاعداً... وأصح الأقاويل: أن يلحقه ضرر بالقيام، وإذا كان قادراً على بعض القيام دون تمامه كيف يصنع؟ قال الفقيه أبو جعفر: يؤمر بأن يقوم مقدار ما يقدر، فإذا عجز قعد، حتى إذا كان قادراً على أن يكبر قائماً ولا يقدر على القيام للقراءة، أو قادراً على القيام ببعض القراءة دون تمامها، قالوا: يؤمر بأن يكبر قائماً ويقرأ ما يقدر عليه قائماً، ثم يقعد إذا عجز. وبه أخذ شمس الأئمة الحلواني“

ترجمہ: اسی حدیث سے ہمارے فقہائے احناف نے استدلال کیا ہے کہ مریض جب قیام سے عاجز ہو، تو بیٹھ کر رکوع و سجود کے ساتھ نماز ادا کرے، اگر رکوع و سجود کی بھی طاقت نہ ہو، تو بیٹھ کر اشارے سے پڑھے اور سجدے کو رکوع سے زیادہ پست کرے۔ اور رہا بیٹھ کر نماز پڑھنے کی صورت میں بیٹھنے کا طریقہ تو وہ اس کی طاقت اور قدرت کے مطابق ہوگا۔ ہمارے فقہاء کا اس مرض کی حد میں اختلاف ہے جو بیٹھ کر نماز پڑھنے کو جائز کرتا ہے، صحیح قول یہ ہے کہ قیام کے ساتھ نماز پڑھنے میں ضرر لاحق ہو (تو بیٹھ کر نماز پڑھنے کی رخصت ہوگی)۔ اور اگر وہ شخص قیام کے کچھ حصے پر قادر ہو، نہ کہ مکمل پر تو وہ کیا کرے؟ فقہ ابو جعفر نے فرمایا: اس کو حکم دیا جائے گا کہ جتنے قیام پر قادر ہو، اتنا قیام کرے، پھر جب عاجز ہو جائے تو بیٹھ جائے، یہاں تک کہ اگر وہ

کھڑے ہو کر صرف تکبیر تحریمہ کہہ سکتا ہو اور کھڑے ہو کر قراءت نہ کر سکتا ہو، یا قیام کے ساتھ کچھ قراءت کر سکتا ہو، مکمل کی قدرت نہ ہو، تو فہمائے کرام نے فرمایا: اسے حکم دیا جائے گا کہ کھڑے ہو کر تکبیر تحریمہ کہے اور جتنی قراءت کھڑے ہو کر کرنے پر قادر ہے کرے، پھر جب عاجز آجائے تو بیٹھ جائے اور اسی کو شمس الآئمہ امام حلوانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اختیار کیا۔ (شرح سنن أبی داود للعینی، کتاب الصلاة، باب فی صلاة القاعد، جلد 4، صفحہ 225، 226، مطبوعہ ریاض)

فتاویٰ عالمگیری میں ہے: ”اذا عجز المريض عن القيام صلى قاعدا يركع ويسجد كذا في الهداية... ولو كان قادرا على بعض القيام دون تمامه يؤمر بان يقوم قدر ما يقدر حتى اذا كان قادرا على ان يكبر قائما... يؤمر بان يكبر قائما... وان عجز عن القيام والركوع والسجود وقدر على القعود يصلى قاعدا بايماء ويجعل السجود اخفض من الركوع“ ترجمہ: جب مریض قیام سے بالکل عاجز ہو جائے، تو بیٹھ کر رکوع و سجد کے ساتھ نماز پڑھے، جیسا کہ ہدایہ میں ہے اور اگر مکمل قیام پر قدرت تو نہ ہو، لیکن بعض قیام پر قادر ہو، تو اسے حکم دیا جائے گا کہ جتنے پر قادر ہے اتنا قیام کرے، یہاں تک کہ اگر وہ صرف تکبیر تحریمہ کھڑے ہو کر کہنے پر قادر ہو، تو اسے حکم دیا جائے گا کہ تکبیر تحریمہ کھڑے ہو کر کہے (پھر بیٹھ جائے) اور اگر کوئی شخص کھڑے ہونے اور رکوع و سجدہ کرنے سے عاجز ہو جائے اور بیٹھنے پر قادر ہو تو ایسا شخص بیٹھ کر اشارے کے ساتھ نماز پڑھے اور سجدے کے اشارے کو رکوع سے پست رکھے۔ (فتاویٰ عالمگیری، جلد 1، کتاب الصلاة، صفحہ 149، 150، مطبوعہ کوئٹہ)

رکوع و سجد دونوں پر قدرت نہ ہو یا صرف سجدہ پر قدرت نہ ہو، تو قیام ساقط ہو جاتا ہے، چنانچہ تنویر الابصار و درمختار میں ہے: ”(وان تعذرا) لیس تعذرهما شرط بل تعذر السجود كاف (أو ما قاعدا) وهو افضل من الايماء قائما (ويجعل سجوده اخفض من ركوعه) لزوما“ ترجمہ: اور اگر رکوع و سجد دونوں نہیں کر سکتا، بلکہ دونوں پر قدرت نہ ہونا شرط نہیں، صرف سجدہ کرنے پر قدرت نہ ہونا ہی کافی ہے، تو (اگر سجدہ پر قدرت نہ ہو، تو بھی) بیٹھ کر اشارے سے نماز پڑھے اور بیٹھ کر اشارے سے پڑھنا، کھڑے ہو کر اشارہ کر کے پڑھنے سے افضل ہے اور اس صورت میں سجدے کے اشارے کو رکوع سے پست رکھنا ضروری ہے۔ (تنویر الابصار و درمختار، جلد 2، صفحہ 684، 685، مطبوعہ کوئٹہ)

سنت فجر کے علاوہ سنن و نوافل میں قیام کی رخصت ہے، لیکن زمین پر سجدہ کی قدرت ہو، تو اس کی رخصت نہیں، چنانچہ بدائع الصنائع، بحر الرائق اور فتاویٰ عالمگیری وغیرہ کتب فقہ میں ہے، واللفظ للبحر: ”ان المتنفل يتخير بين القيام والقعود ولا يتخير بين الايماء والسجود“ ترجمہ: نفل پڑھنے والے کو قیام اور قعود میں اختیار ہے، لیکن اشارہ اور سجدہ میں اختیار نہیں۔ (بحر الرائق، کتاب الصلاة، جلد 1، صفحہ 387، مطبوعہ دارالکتب الاسلامی)

فتاویٰ تاتارخانیہ میں ہے: ”لو صلى التطوع بالاياء من غير عذر لا يجوز لعدم ارکان الصلاة“ ترجمہ: اگر کسی نے بلا عذر نفل نماز اشارہ سے پڑھی، تو یہ جائز نہیں، کیونکہ اس میں نماز کے ارکان مکمل نہیں ہوتے۔ (فتاویٰ تاتارخانیہ، جلد 1، صفحہ 399، مطبوعہ بیروت)

حالتِ مرض میں نماز کی صورتوں کو بالتفصیل بیان کرتے ہوئے امام اہل سنت الشاہ امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات : 1340ھ/1921ء) لکھتے ہیں : ”آج کل بہت جہال ذرا سی بے طاقتی مرض یا کبر سن میں سرے سے بیٹھ کر فرض پڑھتے ہیں، حالانکہ

اولاً: ان میں بہت ایسے ہیں کہ ہمت کریں تو پورے فرض کھڑے ہو کر ادا کر سکتے ہیں، اور اس ادا سے نہ ان کا مرض بڑھے نہ کوئی نیا مرض لاحق ہو نہ گر پڑنے کی حالت ہو نہ دورانِ سر (چکر آنا) وغیرہ کوئی سخت الم شدید ہو، صرف ایک گونہ مشقت و تکلیف ہے جس سے بچنے کو صراحۃً نمازیں کھوتے ہیں۔ ہم نے مشاہدہ کیا ہے کہ وہی لوگ جنہوں نے بحیلہ ضعف و مرض فرض بیٹھ کر پڑھے اور وہی باتوں میں اتنی دیر کھڑے رہے کہ اتنی دیر میں دس بارہ رکعت ادا کر لیتے، ایسی حالت میں ہرگز قعود کی اجازت نہیں، بلکہ فرض ہے کہ پورے فرض قیام سے ادا کریں۔ کافی شرح وافی میں ہے : ان لحقہ نوع مشقہ لم یحز ترک القیام (اگر اسے کچھ مشقت لاحق ہو تو قیام ترک کرنا جائز نہ ہوگا)۔“

ثانیاً: مانا کہ انہیں اپنے تجربہ سابقہ، خواہ کسی طبیب مسلمان حافظِ عادل مستور الحال غیر ظاہر الفسق کے اخبار، خواہ اپنے ظاہر حال کے نظر صحیح سے جو کم ہمتی و آرام طلبی پر مبنی نہ ہو، بظن غالب معلوم ہے کہ قیام سے کوئی مرض جدید یا مرض موجود شدید و مدید ہوگا، مگر یہ بات طول قیام میں ہوگی، تھوڑی دیر کھڑے ہونے کی یقیناً طاقت رکھتے ہیں تو ان پر فرض تھا کہ جتنے قیام کی طاقت تھی اتنا ادا کرتے، یہاں تک کہ اگر صرف اللہ اکبر کھڑے ہو کر کہہ سکتے تھے تو اتنا ہی قیام میں ادا کرتے، جب وہ غلبہ ظن کی حالت پیش آتی تو بیٹھ جاتے، یہ ابتداء سے بیٹھ کر پڑھنا اب بھی ان کی نماز کا مفید ہوا۔

ثالثاً: ایسا بھی ہوتا ہے کہ آدمی اپنے آپ بقدر تکبیر بھی کھڑے ہونے کی قوت نہیں رکھتا مگر عصا کے سہارے سے یا کسی آدمی خواہ دیوار پر تکیہ لگا کر کل یا بعض قیام پر قادر ہے تو اس پر فرض ہے کہ جتنا قیام اس سہارے یا تکیہ کے ذریعے سے کر سکے، بجالائے، کل تو کل یا بعض تو بعض، ورنہ صحیح مذہب میں اس کی نماز نہ ہوگی۔... یہ سب مسائل خوب سمجھ لیے جائیں، باقی اس مسئلہ کی تفصیل تام و تحقیق ہمارے فتاویٰ میں ہے جس پر اطلاع نہایت ضرور و اہم کہ آج کل ناواقفی سے جاہل تو جاہل بعض مدعیانِ علم بھی ان احکام کا خلاف کر کے ناحق اپنی نمازیں کھوتے اور صراحۃً مرتکب گناہ و تارکِ صلوٰۃ ہوتے ہیں۔“ (فتاویٰ رضویہ، جلد 6، صفحہ 160، 161، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

بہارِ شریعت میں ہے : ”کھڑا ہو سکتا ہے، مگر رکوع و سجود نہیں کر سکتا یا صرف سجدہ نہیں کر سکتا مثلاً : حلق وغیرہ میں پھوڑا ہے کہ سجدہ کرنے سے سبے گا، تو بھی بیٹھ کر اشارہ سے پڑھ سکتا ہے، بلکہ یہی بہتر ہے اور اس صورت میں یہ بھی کر سکتا ہے کہ کھڑے ہو کر پڑھے اور رکوع کے لیے اشارہ کرے یا رکوع پر قادر ہو تو رکوع کرے، پھر بیٹھ کر سجدہ کے لیے اشارہ کرے۔۔۔ اشارہ کی صورت میں سجدہ کا اشارہ رکوع سے پست ہونا ضروری ہے۔۔۔ اور سجدہ کے لیے زیادہ سر نہ جھکایا تو ہوا ہی نہیں۔“ (بہارِ شریعت، جلد 1، صفحہ 721، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

مجيب : مفتی محمد قاسم عطاری

فتویٰ نمبر: FSD-9774

تاریخ اجراء : 11 شعبان المعظم 1447ھ / 31 جنوری 2026ء



Dar-ul-Ifta Ahlesunnat (Dawat-e-Islami)



www.fatwaqa.com



[daruliftaahlesunnat](https://www.facebook.com/daruliftaahlesunnat)



[DaruliftaAhlesunnat](https://www.youtube.com/DaruliftaAhlesunnat)



[Dar-ul-ifta AhleSunnat](https://play.google.com/store/apps/details?id=com.daruliftaahlesunnat)



feedback@daruliftaahlesunnat.net